دار الافتاء

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز ۔۔۔ مترجم: مولانا سیف الرحمٰن

کسی فرمانروا یا عظیم لیڈر کی وفات پر

سرکاری طور پر سوگ منانا شرعاً ناجائز ہے

ہم اگرچہ انگریز کی غلامی کی زنجیر سے جسمانی طور پر ربع صدی سے زائد عرصہ سے نجات حاصل کر چکے ہیں تاہم ہمارے اذہان ابھی تک اس کی تقلید میں گرفتار ہیں۔ ہمارے ارباب حل وعقد اور مسندِ اقتدار پر متمکن حضرات تو ہر معاملہ میں برطانوی سامراج کے قوانین، رسم و رواج اور دیگر معاملات میں ان کی تقلید اور ان کے وضع کردہ قوانین کی روشنی میں اپنی روزمرہ کی زندگی کے معمولات کو اپنانا اپنے لئے موجب صد افتخار سمجھتے ہیں اور کامیابی کا باعث تصور کرتے ہیں۔ اور ان کے خلاف طرزِ حکومت میں اپنی ذلت اور ناکامی محسوس کرتے ہیں۔

ان رسومات اور رواجات میں سے ایک رسم سوگ ہے یعنی کسی کی وفات پر رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرنا بدقسمتی سے ہمارے اسلامی ملک پاکستان میں بھی غیر اسلامی یورپین ممالک کی طرح یہ رواج پڑا ہوا ہے کہ جب ملک کا فرمانروا یا کوئی عظیم لیڈر داعی اجل کو لبیک کہتا ہے تو گورنمنٹ کے تمام دفاتر اور تعلیمی ادارے فوراً بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور ملک کا پرچم سرنگوں کیا جاتا ہے بعض لیڈروں اور مناصب اعلیٰ پر فائز حکمرانوں کی خاطر تو کئی کئی دن تک ملک کا پرچم سرنگوں رہتا ہے۔ اور سرکاری دفاتر میں تعطیلات کی جاتی ہیں اور بعض لیڈروں کے لئے تو ہر سال جب ان کی تاریخ وفات کا دن آتا ہے تو اس روز سرکاری طور پر تعطیل کی جاتی ہے اور اظہار غم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کا واقعہ ۹ اور ۱۰ المحرم کی تعطیل کرکے ماتم اور اظہار غم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بانیٔ پاکستان کی تاریخ وفات پر ہر سال سرکاری طور پر تعطیل عام کرکے سوگ اور غم کا اظہار کیا جاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسلامی نکتۂ نگاہ سے حکومت کا یہ فعل مستحسن ہے یا غیر پسندیدہ ہے؟ پاکستان کی عمر تیس سال سے تجاوز کر چکی ہے۔ لیکن افسوس! اب تک ہمارے کسی حکمران نے یا کسی صدارت کے عہدہ پر فائز ہونے والے شخص نے اس طرف توجہ منعطف نہیں کی۔ کہ کیا کسی لیڈر یا قائد کی موت پر سوگ منانے اور رنج و غم کا اظہار کرنے کی خاطر ملک کا پرچم سرنگوں کرنا اور سرکاری دفاتر اور تعلیمی

اداروں میں تعطیل کرنا اسلام کی نگاہ میں جائز ہے؟ اسی طرح علمائے کرام نے دیگر بے شمار موضوعات پر تقریروں اور تحریروں کے انبار لگا دیئے اور اسلام کی نشر و اشاعت کی خاطر اپنی دلکش نگارشات اور شعلہ نوا خطابات سے قوم کو لاتعداد اور ان گنت برائیوں سے روکنے اور ہٹانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اسی طرح جب کسی صدر یا وزیراعظم نے اپنی لن ترانیاں الاپنا شروع کر دیں اور قوم کو پرکاہ کے برابر بھی تصور نہ کیا۔ اور اسلام سے انحراف کے لئے نت نئی نئی تدابیر سوچنے لگا اور مسلمان قوم کو اسلامی مساوات کے خوش کن نعرے سے مسحور کرنے لگا تو علمائے حق سروں پر کفن باندھ کر مردانہ وار میدانِ جہاد میں کود پڑے اور اس وقت تک ان کی غیرتِ ایمانی کا خون جوش مارتا رہا۔ جب تک یہ اسلام کے ٹھگ اور دغا باز کرسئ اقتدار سے گھسیٹ کر جیل کی تنگ و تاریک کوٹھری میں منتقل نہیں کر دیئے گئے۔

مگر آج تک کسی عالم دین اور کسی نوجوان مبلغ کا ذہن اس طرف متوجہ نہیں ہوا کہ اس اسلامی ملک میں بڑے بڑے لیڈروں اور حکام کی وفات پر سرکاری طور پر دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل اور ملک کا پرچم سرنگوں کرنے کی رسم جب سے پاکستان منصۂ شہود پر آیا ہے اس وقت سے "تا ہنوز جاری ہے، کیا اسلام اس کی اجازت دیتا ہے؟ کیا حضرت حمزہؓ کی شہادت ایک معمولی سانحہ تھا؟ کیا بیر معونہ میں ستر حفاظ کی شہادت کا دلفگار واقعہ قابلِ تعزیت نہ تھا! کیا آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر صحابہ کرامؓ نے سرکاری طور پر سوگ منایا تھا؟ کیا سیّد الانبیاؐ کی رحلت سے بڑھ کر کوئی المیہ اور روح فرسا واقعہ ہو سکتا ہے؟ کیا اس المیہ پر صحابہ کرامؓ نے سرکاری کاروبار معطل کر دیئے تھے!

میں سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی خدمتِ اقدس میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس مسئلہ کو نوکِ قلم پر لا کر تمام مسلمان فرمانرواؤں اور حکام کو اس پر غور و فکر کرنے اور اس غیر اسلامی رسم کو ترک کرنے کی "تلقین کی ہے۔ اور ملک کا پرچم سرنگوں کرنے اور سرکاری دفاتر کو اظہارِ غم کے طور پر بند کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ یاد رہے آپ سعودی عرب میں نہایت ممتاز اور اعلےٰ شخصیت تصور کئے جاتے ہیں۔ آپ بیک وقت ادارہ بحوثِ علمیہ، دارالافتاء، اور ادارہ دعوت و ارشاد کے رئیس عام اور نگرانِ اعلےٰ ہیں۔ آپ کا یہ فتویٰ "اخبار العالم الاسلامی" عدد نمبر ۵۶۱ بابت ۷ صفر ۱۳۹۸ھ میں شائع ہوا ہے۔ اردو دان مسلمانوں کی بھلائی اور حکمرانوں کی خیر خواہی کے پیشِ نظر اس فتویٰ کو اردو میں منتقل کیا جاتا ہے۔ وذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین۔

سیف الرحمان الراجی رحمۃ ربہ والغفران!

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ ومن اھتدیٰ بھداہ۔

اما بعد۔ موجودہ دور میں اکثر اسلامی ممالک میں یہ رسم پڑ چکی ہے کہ جب کوئی بادشاہ یا کوئی بڑا لیڈر فوت ہو جاتا ہے تو اس کا سوگ منانے کے سلسلے میں حکومت تین دن کے لئے یا اس سے کم وبیش ایام کے لئے سرکاری طور پر تمام دفاتر بند کرنے کا اعلان کرتی ہے۔ اور یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ ملک کا پرچم اتنے ایام تک سرنگوں رہے گا۔

یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ یہ کام شریعت محمدی کے خلاف ہے۔ اس میں دشمنانِ اسلام کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی صحیح حدیثوں[1] میں مذکور ہے کہ آپؐ نے سوگ منانے سے منع فرمایا۔ ہاں البتہ بیوی اپنے خاوند کا چار ماہ دس ایام تک سوگ منائے۔ اسی طرح عورت کو اپنے خویش واقارب کی وفات پر زیادہ سے زیادہ تین ایام تک سوگ منانے کی اجازت فرمائی۔ اس کے ماسوا شرعاً سب کچھ ممنوع ہے۔ (یعنی سرکاری دفاتر اور تعلیمی ادارے بند کرنا اور ملک کا پرچم سرنگوں کرنا وغیرہ سب کچھ ممنوع ہے) اور شریعت میں ایسا کوئی حکم نہیں ملتا جس کی رو سے کسی بادشاہ یا کسی لیڈر کی موت پر (مذکورہ بالا اقسام کا) سوگ منانا جائز ہو۔ حالانکہ آپؐ کی مبارک زندگی میں آپؐ کا فرزند ارجمند حضرت ابراہیمؑ اور آپؐ کی تین صاحبزادیاںؓ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوئیں۔ ان کے علاوہ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام نے بابرکت حیات میں ہی دنیا سے انتقال کیا۔ اور آپؐ کے عہد مسعود میں جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش کیا۔ آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اشرف المخلوقات اور افضل الانبیا اور اولاد آدمؑ میں سب کے سردار تھے۔ اس عالم کون ومکان سے رحلت فرما گئے۔ آپؐ کی رحلت کے صدمے اور ایسے کے سامنے تمام المناک واقعات ہیچ تھے۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے (ہمارے زمانے کا) سوگ نہیں منایا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ دنیا سے سدھار گئے لیکن کسی نے سوگ نہیں منایا۔ پھر حضرت عمرؓ شہید کئے گئے۔ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے بھی شہادت پائی۔ یہ لوگ انبیاؑ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے بعد سب سے افضل تھے۔ اسی طرح تمام صحابہ کرامؓ یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہوئے۔ لیکن تابعین میں سے

---

[1] صحیح بخاری، صحیح مسلم، نیل الاوطار، فتح الباری، حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ

کسی نے ان پر (مذکورہ بالا اقسام) کا سوگ نہیں منایا۔ اسی طرح تابعینؒ میں سے اسلام اور ہدایت کے ائمہ اور علماء اور ان کے بعد آنے والے اہل علم لوگ جیسے سعید بن مسیب، علی بن حسین، زین العابدین اور ان کے صاحبزادے محمد بن علی، عمر بن عبدالعزیز زہری، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد، امام مالک بن انس، اوزاعی، ثوری، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ رحمہم اللہ اجمعین۔ پر مسلمانوں نے ایسا سوگ نہیں منایا۔ اگر یہ کام کار خیر ہوتا تو سلف صالحین اس کام کو سب سے پہلے کرتے اور خیر اور بھلائی سلف صالحین کی تابعداری میں ہے اور ان کی مخالفت میں سوائے برائی کے کچھ نہیں۔

جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس کی مؤید ہے۔ ہمارے سلف صالحین نے ایسا سوگ نہیں کیا۔ ہاں البتہ بیوی نے (شریعت کے حکم کے مطابق اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کیا) یہی بات درست اور حق ہے۔ اور آجکل جو لوگ بادشاہوں اور لیڈروں پر سوگ مناتے ہیں (یعنی سرکاری کاروبار معطل کیا جاتا اور ملک کا پرچم سرنگوں کیا جاتا ہے وغیرہ) یہ تمام امور) شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں۔ مزید برآں اس میں کئی قسم کی قباحتیں اور خرابیاں ہیں (یعنی سرکاری دفاتر کی بندش سے حکومت کے کئی امور تشنہ تکمیل رہ جاتے ہیں، جس سے حکومت کو مالی خسارہ ہوتا اور بچوں کا تعلیمی نقصان ہوتا ہے) اور کئی مفاد اور مصلحتوں سے محرومی ہوتی ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں دشمنانِ اسلام (یہود اور نصاریٰ وغیرہ) کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں کے قائدین اور بڑے بڑے حکام کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے لوگوں کی رسم بد کو ترک کریں اور سلف صالحین کے طریقہ کو اپنائیں۔ اور اہل علم کے ذمے یہ واجب ہے کہ لوگوں کو اس غلطی سے متنبہ کریں اور خبردار کریں، کیونکہ علمائے کرام کے ذمے نصیحت کرنا واجب ہے۔ نیز نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا مسلمان کے لئے ضروری ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لئے اپنی کتاب کے لئے، اپنے رسولوں کے لئے اور مسلمانوں کے عوام کی خاطر نصیحت اور خیر خواہی کو لازم قرار دیا ہے اس لئے مجھے یہ مختصر تحریر قلمبند کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

میں بارگاہ ایزدی میں التجا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے قائدین اور عوام الناس کو ہر ایسے کام کرنے کی توفیق بخشے جو اسکی رضا اور خوشنودی کا باعث ہو اور احکامِ شریعت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور اسکی خلاف ورزی سے بچنے کی توفیق سے نوازے ہمارے دلوں کی اصلاح فرمائے اور ہمارے تمام اعمال درست فرمائے۔ وہ دعائیں سننے والا اور جلد قبول کرنیوالا ہے وصلی اللہ علیہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ۔